سوال

(43) وضو میں پاؤں دھونا ہی ضروری ہے :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ [المائدة : ٦]

[اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)]

صاحب الوحی جواب : نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے، جیسا کہ قاعدہ نحو سے مفہوم ہوتا ہے یا پیر کا مسح کرنا؟ نیز کیا کوئی حدیث صحیح صحاحِ اہلِ سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے مسح کرنے کے متعلق ثابت ہوئی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت صاحب الوحی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کا دھونا ارشاد فرمایا ہے اور خود بھی برابر پیر دھویا ہے۔ احادیثِ صحیحہ اس باب میں بکثرت وارد ہیں، بلکہ تواتر کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور کسی حدیث صحیح صحاحِ اہلِ سنت وجماعت سے بجائے پیر دھونے کے، مسح کرنا ثابت نہیں ہوا ہے۔

صحیح بخاری مع فتح الباری (۱/۱۱۳۳) چھاپہ دہلی میں ہے :

باب غسل الرجلين، ولا يمسح على القدمين۔ حدثنا موسىٰ بن إسماعيل قال[1] حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن يوسف بن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال : تخلف النبي صلى الله عليه وسلم عنا في سفرة سافرناها، فأدركنا، وقد أرهقنا العصر، فجعلنا نتوضأ، ونمسح على أرجلنا فنادىٰ بأعلىٰ صوته : ويل للأعقاب من النار[2]

پاؤں کو دھونے اور قدموں پر مسح نہ کرنے کا بیان۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے تو ہمیں اس وقت ملے، جب نماز کا وقت تھوڑا ہی رہ گیا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے تو ہم اپنے پاؤں کو تھوڑا تھوڑا مسح کرنے کی طرح دھو رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا : ایڑھیوں کے لیے جہنم سے ہلاکت ہے، یعنی پاؤں کو اچھی طرح دھویا کرو''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

[1] اصل مسودے میں اس کے بعد بیاض ہے۔

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٦١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٤٢)